☆ سوڈان : اسلامی نظام کے نفاذ کا عمل ۱۹۸۸ سے شروع ہے ۔ اب وہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے ۔ شراب نوشی مطلقاً ممنوع ہے ۔ تمام دفاتر و مدارس نماز کے اوقات میں بند ہوتے ہیں اور تمام اسلامی سزائیں نافذ ہیں ۔ سوڈان کے ایران کے ساتھ خصوصی تعلقات ہیں اور ایران سوڈان کو بھرپور مالی ' فوجی امداد دیتا ہے ۔ ہزاروں ایرانی فوجی سوڈان کے ساتھ جنوب کی لڑائی میں شریک ہیں ۔ سوڈان بھی ایران کی طرح اپنا اسلامی انقلاب دنیا بھر کو برآمد کرنا چاہتا ہے ۔

اسرائیلی وزارت دفاع کی تیار کردہ رپورٹ کے یہ چند حصے باقی تمام عالم کے متعلق اس کے نقطہ نظر کی نشان دہی کے لیے کافی ہیں ۔ اردن ' لبنان ' عراق اور ایران کے متعلق اسرائیلی جذبات ان اشارات سے مختلف نہیں ہیں ۔

اسرائیل اسلامی تحریک کی بڑھتی ہوئی قوت سے خوفزدہ ہے اور حقائق سے آنکھیں چرا کر اسے اقتصادی بدحالی کا شاخسانہ قرار دے رہا ہے لیکن بجائے اس کے کہ اس اقتصادی بدحالی کا مداوا کروانے کی سعی کرے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ' وہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتیں اسلامی تحریکوں کو کچل ڈالیں ۔ اب یہ فیصلہ خود ہمیں کرنا ہے کہ ہم اپنی قوت سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تکمیل کے مراحل تک پہنچانے کی سعی کرتے ہیں یا اپنے حکمرانوں کے اسرائیل نواز اقدامات کا انتظار کرتے ہیں جن کا آغاز اسرائیل کو تسلیم کرنے سے بھی ہو سکتا ہے ۔

مصر : اخوان پھر ابتلا میں

محمد ایوب منیر

حسن البنّا شہید کی سرزمین مصر میں ' جمال عبدالناصر کے جانشین آج اپنی تاریخ دُہرا رہے ہیں اور اخوان المسلمون کا راستہ روکنے کے لیے ہر طرح کے حربے آزما رہے ہیں ۔ غیر ملکی مبصرین کے یہ جائزے بین الاقوامی پریس میں شائع ہو چکے ہیں ' کہ اگر نومبر کے انتخابات منصفانہ ہوئے تو اخوان المسلمون حکومت بنانے کی پوزیشن میں آسکتی ہے ۔ اس صورت حال میں انتخابات کے منصفانہ ہونے کا کیا سوال ہے ۔ ڈھونگ رچانے کی تیاریاں جاری ہیں ۔ وہ مغرب جو اسلامی تحریکوں کے بارے میں اس تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ یہ ایک دفعہ اقتدار میں آکر اس سے دستبردار نہیں ہوں گے ' اپنے پروردہ سیکولر جمہوریت کا نام لینے والے حکمرانوں کو ' عوام کی مرضی کے خلاف ان پر مسلّط رکھنے میں پورا کردار ادا کر رہا ہے ۔

مصر میں حکمرانوں کے ظلم و جبر سے عاجز آئے ہوئے اسلام کے نام لیواؤں نے الجماعت الاسلامیہ قائم کر کے سیاحوں اور پولیس کو اپنا ہدف بنایا ۔ اس کے جواب میں فوج ' پولیس اور

ریاست کی پوری طاقت نے بڑے پیمانے پر ان کے خلاف کارروائیاں کیں اور ہزاروں بے گناہ شہید کیے گئے اور جس ظلم کا بھی تصور کیا جاسکتا ہے وہ ان پر روا رکھا گیا۔ ۵۰ ہزار سے زائد شہری جیلوں میں ہیں لیکن انسانی حقوق کی کسی تنظیم کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگی۔

اخوان المسلمون نے مکمل طور پر قانون کے دائرہ میں رہ کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور ۸۴، ۸۷ اور ۸۹ کے قومی اور ۹۲ کے بلدیاتی انتخابات میں 'عمل پارٹی' کے نام سے حصہ لیا کیونکہ اخوان پر سیاسی سرگرمی کی پابندی تھی۔ اخوان نے اپنی دعوت کو عام کرنے کے لیے یہ حکمت عملی اختیار کی کہ ڈاکٹروں کی، وکلا کی، اساتذہ کی اور دیگر پیشہ ورانہ تنظیموں میں رسوخ حاصل کیا۔ تعمیری کارکردگی سے مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ قدرتی آفات مثلاً قاہرہ کے زلزلہ (۱۹۹۲) کے موقع پر حکومت سے بہت زیادہ رفاہی کام کر کے عوام کے دلوں میں جگہ بنائی۔ حسنی مبارک کی حکومت اور اس کے مغربی سرپرست اخوان کی مقبولیت سے خائف ہیں اور اب نومبر کے انتخابات سے کافی پہلے ہی مختلف اقدامات کے ذریعے اخوان کا راستہ روکنے کی کوشش کی جاری ہے۔

اخوان المسلمون کے ۱۵۰ سے زائد ایسے قائدین کو گرفتار کیا جا چکا ہے جو انتخابات میں اخوان کے نمایندے ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ۴۹ کو ۸ ماہ گرفتار رکھنے کے بعد، فوجی عدالتوں کے سپرد کر دیا گیا ہے تاکہ حسب منشا ان کو سزائیں دلوا کر انتخابات میں اخوان المسلمون کا راستہ روک دیا جائے۔ ان شخصیات میں ۹ سابق ممبران اسمبلی، ۷ پروفیسر، ۱۱ انجینئر، ۴ بینکار، ۷ پیشہ ورانہ تنظیموں کے نمایندے اور ۱۱ نوجوان طالب علم ہیں۔ صدر حسنی مبارک نے، جو مسلح افواج کے سربراہ بھی ہیں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کارپردازان حکومت کو ہدایت کی ہے کہ 'ان' کا ایک آدمی بھی اسمبلی میں نہ پہنچنے پائے۔

دسمبر ۱۹۹۴ میں اخوان المسلمون کے خلاف تازہ ترین کارروائی کا آغاز ہوا۔ حکمت عملی یہ تھی کہ اخوان المسلمون کے قائدین کو شدید تشدد اور تعذیب کا شکار بنایا جائے تاکہ پوری تنظیم ردعمل کے طور پر تشدد کی کارروائیوں پر اتر آئے اور ریاستی کارروائی کا جواز فراہم ہو۔

احمد محمد ابو حسنین کو گرفتار کیا گیا کیونکہ انھوں نے ایک ایسی کتاب شائع کی تھی جس میں عورتوں کے حوالے سے اخوان کی پالیسی پر ایک باب تھا۔ ڈیڑھ ماہ تک ان کے نازک اعضا پر بجلی لگائی گئی۔ مصطفیٰ سالم پر الزام تھا کہ وہ اپنے سکول میں لڑکیوں پر 'حجاب' کی پابندی لازم قرار دیتے ہیں۔ ان پر تشدد کر کے ان کے اعضا توڑ دیے گئے۔ مصطفیٰ درویش کو ایئرپورٹ سے گرفتار کیا گیا اور کہا گیا کہ تم اخوان کے لیے اسلحہ حاصل کرنے البانیہ جا رہے تھے۔ ۱۵ نوجوانوں کو گرفتار کر کے صحرا کے قید خانے میں محصور کر دیا گیا اور بغاوت کے اعتراف نامے پر دستخط کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ایک اخبار کے ایڈیٹر کو نصف رات کو گھر سے اٹھا لیا گیا اور پندرہ روز تک قید خانے کے اندر بیت الخلا کے اندر محبوس رکھا

گیا اور احکام نہ ماننے پر گھر کی خواتین کو بے آبرو کرنے کی دھمکی دی گئی۔

عمل پارٹی کے سربراہ ابراہیم شکری' وفد پارٹی کے سربراہ فواد سراج الدین' اخوان المسلمون کے نمایندے محمد المامون الھضیبی 'نصیری پارٹی کے سربراہ ضیاء الدین داؤد' تجمع پارٹی کے سربراہ خالد محی الدین' احرار پارٹی کے سربراہ مصطفیٰ کامل مراد 'مصرالعربی کے سربراہ جمال رابع 'خضر پارٹی کے سربراہ کمال کبیرہ اور مصری کمیونسٹوں کے نمایندے ابراہیم البدراوی نے مصری صدر کے نام ایک مشترکہ یادداشت بھیجی اور خصوصی عدالتوں کے قیام کو انصاف و عدل کے منافی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ آیندہ انتخابات کے منصفانہ انعقاد کے لیے گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے' اور الزام ہونے کی صورت میں سول عدالتوں میں مقدمات چلائے جائیں۔

حکومت نے پریس پر مزید پابندیاں عائد کی ہیں 'کسی ایسی خبر کی اشاعت پر جس میں صدر مملکت' حکومتی پارٹی' یا سرکاری پالیسی کے خلاف 'بغاوت' پائی جاتی ہو' ۵ سے ۱۰ سال تک کی قید اور ۲۰ ہزار مصری پاؤنڈ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔صدر مملکت نے صدارتی حکم نامہ کے ذریعے اس قانون کی توثیق کر دی ہے۔

مغربی ممالک میں اخوان المسلمون کے ترجمان کمال هلباوی نے امپیکٹ انٹرنیشنل کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا: اخوان المسلمون مصریقین رکھتی ہے کہ عام انتخابات کے ذریعے حکومت میں تبدیلی لائی جائے۔حکومت کے کسی ادارے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ سیاسی پارٹی کے قیام پر پابندی لگائے۔سیاسی اجتماع کرنے اور لوگوں کو اس میں شرکت پر تیار کرنے کے لیے کوئی پابندی لگانا بلاجواز ہے۔فوج کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا خلاف ضابطہ ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عدالتوں کو بالکل آزاد رکھا جائے' خصوصی عدالتیں فی الفور ختم کی جائیں۔انتظامیہ کو عدلیہ سے الگ کیا جائے' سول ججوں کے علاوہ سزا دینے کا اختیار کسی کو نہ ہو۔ پولیس صرف وزرا کی حفاظت نہ کرے بلکہ عام مصری عوام کی حفاظت کے لیے کمربستہ ہو۔عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ اجتماع' جلوس 'اخبار اور ٹی وی کے ذریعے اپنی رائے دوسروں تک پہنچائیں۔

ملت اسلامیہ کی بدنصیبی یہ ہے کہ جمہوریت کے نام نہاد علمبردار ہی اس کو بنیادی جمہوری حقوق سے محروم رکھے ہوئے ہیں۔الجیریا کی مثال توروز روشن کی طرح واضح ہے۔اسی نومبر میں الجیریا میں بھی 'انتخابات' ہو رہے ہیں جن کا تمام پارٹیوں نے بائیکاٹ کیا ہے۔اب ترکی میں بھی اس کی تیاریاں ہیں کہ جائز ناجائز ہر ذریعہ سے رفاہ پارٹی کا راستہ روکا جائے۔بنگلہ دیش میں بھی جلد انتخابات متوقع ہیں۔ اہم اسلامی ممالک میں تحریک اسلامی کو یہی چیلنج درپیش ہے کہ عوام کی حمایت حاصل کرنے کے بعد' پرامن اور جمہوری ذرائع سے حکومت و اقتدار میں اس کا اظہار کس طرح ہو۔جو بات مغربی ممالک

میں ایک روز مرہ امر ہے وہی یہاں ایک لاینحل مسئلہ ہے۔ حکمراں مافیا کی طرح گردنوں پر مسلط ہیں اور اپنی ہی قوم کو قتل و غارت گری کا شکار بنانے میں کوئی تکلف نہیں کرتے، اس صورت حال نے ترقی اور خوشحالی کی راہیں مسدود کر دی ہیں۔ قوموں کی ساری توانائیاں باہمی کشمکش میں ضائع ہو رہی ہیں لیکن اس جدوجہد میں بالآخر حق کو غالب ہونا ہے۔ کشمکش کا یہ دور جلد گزرے گا اور عوام کی مرضی بروئے کار آکر مسلم ممالک میں عوام کی آرزوؤں اور امنگوں کے مطابق حکومتیں قائم ہوں گی۔ مغرب کے اہل دانش خیر خواہوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی حکومتوں کو یہ مشورہ دیں کہ وہ مسلم ممالک میں حقیقی جمہوریت کو پھلنے پھولنے دیں اور غیر مقبول اور ظالم حکمرانوں کا ساتھ چھوڑیں۔

پاکستان / براؤن: پریسلر کا دوسرا چہرہ

مسلم سجاد

امت مُسلمہ کا ایک اہم ملک پاکستان، امریکہ کے ایسے روایتی دوستوں میں ہے کہ دوست کچھ بھی ستم کرلے، یہ خوئے وفاداری ترک نہیں کرتا۔ صرف پاکستان کو سبق سکھانے اور راہِ راست پر لانے کے لیے، یعنی اس کا نیوکلیر پروگرام ترک کروانے کے لیے، پانچ سال قبل پریسلر ترمیم کے ذریعے ہر طرح کی فوجی اور اقتصادی امداد پر پابندی لگائی گئی تھی کہ جن ۲۸ ایف-۱۶ جہازوں کی قیمت ۱ء۴ بلین ڈالر ادا کر دی گئی تھی، وہ بھی نہیں دیے گئے۔ اب بے نظیر کے دورے کے موقع پر قول و قرار، اور واقفان حال کے مطابق کافی کچھ سیاسی قیمت وصول کرنے کے بعد براؤن ترمیم منظور کی گئی ہے۔ اسے حکومت پاکستان اپنی فتح عظیم اور مبین قرار دے رہی ہے لیکن اس کے ذریعے نہ خریدے ہوئے ایف-۱۶ حوالے کیے جا رہے ہیں، نہ ان کی قیمت واپس کی جا رہی ہے اور نہ معاشی امداد بحال کی گئی ہے۔ اسلحہ کی فروخت پر پابندی بھی برقرار رہے گی بلکہ اس ترمیم کی ایک شق کے ذریعے امریکی فوج کو 'فوجی رابطوں' اور 'قیام امن' کے لیے پاکستان بلا روک ٹوک آزادانہ آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس میں جو معانی پنہاں ہیں، رموز مملکت سے آگاہ اس کا قیاس کر سکتے ہیں۔ پاکستان کو اپنی ادا شدہ قیمت پر ۷ کروڑ ڈالر سالانہ سود کا جو نقصان ہوا ہے، اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ غالباً بے نظیر حکومت، امریکہ سے معاملہ کرتے ہوئے، شریعت اسلامی کے مطابق، سود لینا حرام سمجھتی ہے۔ حکومت امریکہ اصل رقم اس صورت میں واپس کرنے کو تیار ہے کہ کوئی دوسرا ملک ان ایف-۱۶ جہازوں کو خرید لے۔ ان شرائط پر خوشی کوئی پاکستان کی حکومت ہی منا سکتی ہے۔

آج تک کوئی یہ بتانے والا نہیں ہے کہ یہ قیمتی اور مہنگے جہاز خریدنے کا فیصلہ ہی کیوں کیا گیا۔